99809 ـ بیوی تهجد ادا کرتی لیکن فرائض میں کوتاہی کرتی ہے! اور اس کی حالت اور بری ہو چکی ہے خاوند اس کے ساتھ کیا سلوک کرے ؟

سوال

میں جوان ہوں اور تقریبا اڑھائی برس قبل شادی کی ہے الحمد للہ ہماری شادی کے ابتدائی ایام میں ہزار خیر پائی جاتی تھی، اور ہم کتاب اللہ اور ریاض الصالحین پر جمع تھے اور سوموار اور جمعرات کا روزہ بھی رکھتے، لیکن ۔ جیسا کہ ضرب المثل ہے ۔ کہ حالت ایک طرح کی رہنی محال ہے، ہماری شادی کے تین ماہ ہی گزرے تھے کہ اس بیوی کی حالت تبدیل ہوگی.

یہ انکشاف ہوا کہ یہ عورت تو ان عورتوں میں شمار ہوتی ہے جو نمازیں بروقت ادا نہیں کرتیں، اور بعض اوقات تو اکثر نمازیں ایک ہی وقت جمع کر کے ادا کرتی ہے، حالانکہ بعض اوقات تو میری بیوی تہجد بھی ادا کرنے کا اہتمام کرتی ہے، اور رات کو بیدار رہنے کا اسے عشق ہے، جس کی بنا پر سارا دن سوئی رہتی ہے.

گھر میں ڈش نہیں تھی تو بیوی کے مطالبہ پر تقریبا چھ ماہ قبل میں نے ڈش چینل کا اضافہ کردیا، اس پر مستزاد یہ کہ اس کے نزدیک خاوند کی کوئی اہمیت نہیں وہ اس کا اہتمام نہیں کرتی، اکثر طور پر ہم بستری سے انکار کرتی ہے، اور اس سلسلہ میں کثرت سے کر لیں کر لیں گے کہتی رہتی ہے.

حالانکہ اسے علم ہے کہ خاوند اسے اس کی سزا کا بھی علم ہے؛ اور پھر اس کے پاس اسلامی علوم میں بی اے کی ڈگری بھی ہے!! اور جب میں اس سے ناراض ہوتا ہوں تو پھر بھی اس پر کوئی اثر نہیں ہوتاگویا کہ یہ چیز تو اس کے لیے عام حیثیت رکھتی ہے، کتنی بار اسے بستر پر الگ چھوڑا ہے لیکن اس پر کوئی اثر ہی نہیں.

اور کئی بار تو دوسرے لوگوں نے اس کی اصلاح کے لیے دخل اندازی کی ہے لیکن افسوس کہ اس کی حالت پہلے سے بھی خراب ہوئی ہے، اس پر مستزاد یہ کہ اس میں دائمی عناد پایا جاتا ہے، وہ بڑی شدت سے اس پر قائم ہے چاہے غلطی پر ہی ہو، اس کے ہاں تو معذرت کا اسلوب پایا ہی نہیں جاتا کہ وہ کبھی معذرت بھی کر سکتی ہے، برائے مہربانی آپ یہ بتائیں کہ اس کا حل کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اے خاوند آپ پر واجب ہے كہ آپ اپنى اس بيوى كو سمجھائيں اور اسے اللہ كى ياد دلائيں، اور خاص كر نماز كے مسئلہ ميں، يہ ضرورى ہے كہ آپ كو علم ہو كہ جان بوجھ كر ايك نماز ترك كرنے والا حتى كہ نماز كا وقت ہى نكل جائے تو اس كے كافر ہونے ميں علماء كرام كا اختلاف ہے.

سلف اور خلف علماء كرام ميں سے كچھ نے اسے كافر قرار ديا ہے، بلكہ بعض علماء نے تو سلف رحمہ اللہ كا اس كے كافر ہونے پر اجماع نقل كيا ہے، تو پھر يہ عورت كس طرح راضى ہوتى ہے كہ وہ اپنے آپ كو ايسى حالت ميں ركھے جس ميں علماء كرام كا اختلاف پايا جاتا ہے.

اور اسى طرح ہم اس كے نمازوں كو وقت پر ادا نہ كرنے اور ان ميں كوتاہى كرنے كى حالت ميں كہيں گے، لہذا اس طرح كى عورت كو ہدايت و راہنمائى دينے ميں اسباب صرف كرنے كے بعد بھى راہ راست پر نہ آئے تو عقد زوجيت ميں ركھا جائز نہيں.

شيخ محمد بن صالح العثيمين رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

ايك شخص نہ تو فجر كى نماز باجماعت ادا كرتا ہے، اور نہ ہى اكيلا نماز ادا كرتا ہے، اور باقى نمازيں بھى اپنى مرضى كے مطابق ادا كرتا ہے، كيا اسے كافر شمار كيا جائيگا يا نہيں ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" اس مسئلہ ميں علماء كرام كا اختلاف پايا جاتا ہے ـ جو شخص بغير كسى عذر كے ايك نماز ترك كر دے حتى كہ نماز كا وقت ہى جاتا رہے ـ بعض علماء نے اسے كافر قرار ديا ہے، اور بعض سلف رحمہ اللہ كا قول يہى ہے، اور بعض خلف علماء بھى يہى كہتے ہيں، اور وقت حاضر ميں ہمارے شيخ عبد العزيز بن باز رحمہ اللہ كى رائے يہ ہے كہ:

اگر كوئى شخص بغير عذر كے نماز ترك كردے حتى كہ نماز كا وقت ہى نكل جائے تو وہ كافر ہے، ليكن ميرى رائے يہ ہے كہ اسے اسى وقت كافر قرار ديا جائيگا جب وہ بالكل نماز ترك كريگا، اور جو شخص نماز كى فرضيت كا اقرار كرنے كے ساتھ ساتھ كبھى نماز ادا كرے اور كبھى ترك كر دے تو اسے كافر قرار نہيں ديا جائيگا.

ليكن وہ اللہ كے بندوں ميں سب سے زيادہ فاسق شمار ہو گا.... چنانچہ اس كا گناہ زناكارى اور شراب نوشى اور قتل سے بھى زيادہ بڑا ہے... "

ديكھيں: لقاءات الباب المفتوح (168) سوال نمبر (6).

اس بیوی کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ نماز بروقت ادا نہ کرنا کبیرہ گناہ شمار ہوتا ہے، اور وہ نمازیں جو وقت کے بعد ادا کی جائیں تو وہ نمازیں قبول نہیں، ان کا ادا کرنا یا نہ کرنا برابر ہے، اے خاوند اس لیے آپ پر واجب ہے کہ آپ اپنی بیوی پر اس معاملہ میں سختی کریں، یا تو نماز کی بروقت پابندی کرائیں یا پھر اس بیوی کو چھوڑ دیں اور علیحدگی اختیار کریں.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

میری شادی میرے ماموں کی بیٹی سے ہوئی ہے، اور اس سے میرا ایك بچہ بھی ہے، وہ نہ تو نماز ادا کرتی ہے اور نہ ہی رمضان المبارك کے روزے رکھتی ہے، مجھے خدشہ ہے کہ کہیں اس کا گناہ میرے ذمہ نہ ہو، میں اس معاملہ سے بہت پریشان ہوں، برائے مہربانی مجھے معلومات فراہم کریں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

" ماضی میں آپ کی بیوی نماز ترک کرتی اور روزے نہیں رکھتی تھی اور اس عرصہ میں آپ کا اس سے معاشرت کرنا گناہ کا باعث ہے، اور آپ نے اسے نصیحت کرنے کی بھی کوشش نہیں کی، اور نہ ہی اس کے ساتھ اپنے معاملہ میں دور اندیشی اختیار کی.

لیکن آج بھی اگر معاملہ ایسا ہی ہے کہ وہ نماز روزہ ترک کرتی ہے تو پھر آپ اس کے نماز روزے اور دوسرے دینی فرائض کی پابندی کرانے کی کوشش کریں، اور اس میں اللہ سبحانہ و تعالی سے مدد و معاونت حاصل کریں، اور پھر اپنے اور اس کے زندہ والدین اور رشتہ داروں سے تعاون حاصل کریں کہ وہ اسے نصیحت کریں.

اگر تو وہ اطاعت کرلے اور اللہ کے ہاں توبہ و رجوع کر لے اور نماز ادا کرنے لگے تو الحمد للہ، آپ اس کے ساتھ حسن معاشرت اور حسن سلوك کریں، اور اگر وہ ترك نماز اور روزے ترك کرنے پر مصر ہو تو آپ اسے طلاق دے دیں، یہ یاد رکھیں کہ اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ آپ کے لیے بہتر ہے، واللہ المستعان؛ کیونکہ نماز ترك کرنا کفر اور اسلام سے ارتداد ہے کیونکہ حدیث میں ہے:

آدمی اور شکر و کفر کے مابین نماز ترك کرنا ہے "

اسے مسلم نے روایت کیا ہے.

اور ایك حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ہمارے اور ان (كافروں) كے مابين عہد نماز ہے، چنانچہ جس نے بھى نماز ترك كى اس نے كفر كيا "

اسے ترمذى اور نسائى اور ابن ماجہ نے روايت كيا ہے.

اور اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

تم كافروں كى عصمت كو روك كر مت ركھو الممتحنۃ (10).

الشيخ عبد العزيز بن باز.

الشيخ عبد الرزاق عفيفى.

الشيخ عبد اللہ بن غديان.

الشيخ عبد اللہ بن قعود.

ديكھيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (18 / 283 - 284).

دوم:

آپ كو چاہيے كہ اپنى بيوى كو خاوند كے حقوق كى ياد دہانى كرائيں، كہ خاوند كى اطاعت كرنا واجب ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

مرد عورتوں پر حاكم ہيں اس وجہ سے كہ اللہ تعالى نے ايك كو دوسرے پر فضيلت دى ہے، اور اس وجہ سے كہ مردوں نے اپنے مال خرچ كيے ہيں النساء (34).

اور يہ كہ بيوى كے ليے خاوند كى دعوت مباشرت كو رد كرنا اور اس سے انكار كرنا حلال نہيں، اور پھر نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے خاوند كى دعوت مباشرت سے انكار كرنے والى عورت كو ڈراتے ہوئے فرمايا:

جب خاوند اپنى بيوى كو مباشرت كے ليے اپنے بستر پر بلائے اور بيوى نہ آئے اور خاوند اس پر ناراض ہو كر رات بسر كرے تو صبح ہونے تك فرشتے اس عورت پر لعنت كرتے رہتے ہيں "

صحيح بخارى حديث نمبر (3065) صحيح مسلم حديث نمبر (1736).

اسى طرح بيوى كے ليے خاوند كى نافرمانى اور خاوند سے اعراض كرنا حلال نہيں، اللہ سبحانہ و تعالى نے اس پر شريعت كے دائرہ ميں رہتے ہوئے خاوند كى اطاعت كرنا واجب كي ہے اور رات كو بيدار رہ كر دن كے وقت واجبات و فرائض كو ضائع كرتى ہے يہ ايك برائى ہے، اس كے ليے يہ عمل جارى ركھنا حلال نہيں ہے.

چہارم:

رہا مسئلہ كہ اس سلسلہ ميں بيوى كے ساتھ كيا كرنا چاہيے، تو آپ اسے دعوت دينے اور نصيحت كرنے ميں پورى حكمت سے كام ليں اور نرم رويہ اختيار كرتے ہوئے بغير سختى كيے اسے ان غلط اعمال سے روكيں.

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" يقينا اللہ سبحانہ و تعالى بڑا نرم و رحم كرنے والا ہے اور نرمى كو پسند كرتا ہے، اور نرمى اختيار كرنے پر وہ كچھ عطا كرتا ہے جو سختى كرنے پر عطا نہيں كرتا، اور وہ كچھ جو اس كے علاوہ كسى اور پر عطا نہيں فرماتا "

صحيح مسلم حديث نمبر (2593).

اور ايك حديث ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس چيز ميں بھى نرمى آ جاتى ہے اسے خوبصورت بنا ديتى ہے، اور جس چيز سے نرمى كھينچ لى جائے وہ بدصورت ہو جاتى ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (2594).

زانہ: يعنى اسے خوبصورت بنا ديتى ہے.

شانہ: يعنى اسے عيب دار اور بدصورت كر ديتى ہے.

بيوى كى اصلاح اور اس كى ہدايت كے ليے آپ كئى ايك طريقہ اختيار كر سكتے ہيں جن ميں سے چند ايك درج ذيل ہيں:

1 ـ بیوی سے براہ راست خود نرمی اور محبت کے ساتھ مخاطب ہوں اور اسے سمجھائيں.

2 ـ بیوی کے خاندان اور رشتہ داروں میں سے یا پھر اس کی سہیلیوں میں سے کسی ايك سے بیوی کی اصلاح میں معاونت حاصل کریں.

3 ـ بیوی کو لے کر عمرہ کرنے جائيں، اور حرم مکی میں پابندی کے ساتھ نماز ادا کریں.

4 ـ بیوی کو اچھی اور فائدہ مند کیسٹیں اور سی ڈیز سنائيں، اور نفع مند کتابیں اور پمفلٹ لا کر دیں تا کہ اس کو اپنے ذمہ حقوق کا علم ہو سکے، اور آپ اسے آخرت یاد دلائيں.

5 ـ آپ نے گھر میں جو ڈش لگائی ہے اس سے مکمل طور پر چھٹکارا حاصل کریں، یا پھر صرف وہ چینل رکھیں جس سے فائدہ ہو یعنی المجد اور الحکمۃ چینل.

6 ـ آپ کچھ دوسرے ایسے اسباب تلاش کرنے کی کوشش کریں جن کی بنا پر اس کی حالت میں تبدیلی آئی ہو، مثلا اس کی کوئی غلط قسم کی اور خراب حالت والی سہیلی ہو، یا پھر کوئی غلط پڑوسن یا قریبی رشتہ دار ہو اور آپ اسے اس قسم کی عورت سے ملنے سے منع کر دیں.

7 ـ اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا کریں کہ اللہ تعالی اسے ہدایت نصیب فرمائے، اور اس کی اصلاح کرے.

اللہ سبحانہ و تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم .